

بنام خداوند متعال و در روز جمعہ ۱۳ ذی القعدة ۱۳۰۲



منشور محمدی

منشور مولانا محمد متقی خان با خاتم و قلم آورده منشور محمدی ۲

توریت بلا توریت انجیل و انجیل گویان صفت سیرت برومند

بسم الله الرحمن الرحیم مورخہ ۵ شہر ذیقعدہ ۱۳۰۲ ہجری ۲ روز یکشنبہ جلد ۱

لا الہ الا اللہ مشنوی محمد رسول اللہ

اللہ کے اسکی بیریانی	ہر مور کو دعویٰ خدائی	کہتے ہیں جناب عیش و عشرت	مضربین صحت جواب اپنے
اک پرچہ پر امیرین شہنشاہ	چاشما او کے چہرے کا	اور لکھتے ہیں گنگے تابش	انشاء اللہ اے برادر
اہل اسلام کے جگر پر	ہر لفظ ہوا اسکا نوک بجز	وہ شمس ہی یہ ہوا برحمت	جاو وہ ہی یہ ہوا کرامت
توہین جناب سرور دین	چھو اتالیقین امین بائین	غزوہ وہ یہ خلیل بزوان	وہ ناریہ نور باغ رضوان
مسترمسور کا ہے کاغذ	مرد و معرور کا ہے کاغذ	شاہنشاہ انبیا کا فرمان	تاج سرا صغیر کا فرمان
بدلو ہوے دین احمدی کی	دو ایک ہیں شہنشاہ اسکو	آئینہ حق سے ہمنہ نہ بھرو	میزان خرد میں اسکو تو لو
ہین انجیل سے اک بڑے محرر	کلک و کلاہی نوک تیغ نادر	کھلیا یگا حال حق و باطل	صورت کے ہی آئینہ مقابل
بند کو خدا بنانے والے	برگشتہ رجب علی پچارے	عیسیٰ کی مناوی بد زبان	بتلاؤ کہاں ہی میری جانی
حق پوچھو تو شمس نے ادب سے	اہل اسلام تاب میں تھے	توہین عین ہی دیکھی دولت	ذات اشرف کی ہی شرافت
مرکا فرنگ کی بدولت	آزادی دین کی ہی بشارت	بیوجہ جو ہو چھوڑتے ہو	ہی نہ ہر یہ چھوڑتے ہو
ایا خیال دل میں غم کے	منشور محمدی کا لے	کس پرچے میں دین عیسیٰ کی	توہین بتاؤ کس سے لکھی
تائید سے دینی بہانیوں کے	چمکانی ہے تیغ طبع اپنے	اور دن نہیں ہی کام ہو	دو ایک سب سے کلام ہم کو
لکھتے ہیں جواب مضفانہ	واصف جنکا ہی اک زمانہ	مذہور کہ ہو سچ بھائی	کلہ بڑ ہو سچ لڑائی

دوسرا حصہ

احمد بنامہ و خاتم آورد

ہنیں ہو سکتا بلکہ اسکا مفعول ایک کتاب ایسی لکھی ہو
یہ ثابت ہو واسطے ارادہ چاہئے نہ نفی کے کہ شاید
محرر صاحب کے پاس ارادہ کیا کا معنی کہا کر کے ہی وزیر خا
مرحوم کو دینی کتاب میں کہے کہ اگرچہ میں محمدی رسالت
اور اسکے معجزات وغیرہ کو ثابت نہیں کر سکتا جب تم
اعجاز عیسوی کو دیکھو اس میں آنحضرت کو رسالت کا کیا
اور آپ کے معجزات کا مذکور نہ تھا شاید آپ کو خیال
پختہ میں اس طرح کا مضمون خیالی کر لئے خیالوں سے ہی
کہیں کام چلتا ہی پہلا خیال کرو اعجاز عیسوی میں معجزات
مصطفوی کا مذکور کس طرح رہیگا ہدایت المسلمین
تو یہی ایک کتاب ایسی لکھوں کہ کتب مقدسہ کا اعتبار
جہاں سے اٹھ جائے اور جاہلون اور کم خواندوں
کے دلوں میں کلام الہی کی طرف سے شک پڑ جاوے تب
تو ہمارا قرآن رونق پاوے گا اور عوام مسلمان بازاروں
میں کم علم عیسائیوں کو تکلیف دینگو منشور محمدی
لے چور کو تو ال دے خود تم اور تمہارے بھائی
کتب مقدسہ کا اعتبار جہاں سے اٹھا دے چنانچہ
یہود جو خاتم الانبیاء کی انکار بنوت میں تمہارے بھائی
میں انجیل کا اعتبار جہاں سے اٹھا دے یعنی اسکا
انکار کر دیجئے اور تم توریت اور زبور اور صحیفوں کو
بے اعتبار کر دے چنانچہ سب کتب قدسہ جو پڑھ کر اور
لوں سے موہنے موڑ کر خدا کی تعریف کتے تھے میں یوں
کہے اور خدا پورے کر نیکی انجیل کی منادی زمین کے

۱۰۔ دن تک کریں شوق اپنی برگزیدہ بندوں کو دلوں
میں دیا ذرا انصاف کرو کون کتب مقدسہ کو بی مزہ
کہے ہم اہل اسلام تو کسی کتاب کے منکر نہیں سب پر
ایمان لائے ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ ان کتب میں
تعریف ہوئی ہے تم کہتے ہو کہ نہیں اس واسطے تمہارا
جہوہ ثابت کر نیکی لئے وزیر محمد خان رحمہ اللہ
اعجاز عیسوی تحریر فرمائے کہ کتب مقدسہ کا اعتبار جہاں
سے اٹھ جائے اور جاہلون اور کم خواندوں کے دلوں میں
کلام الہی کی طرف سے شک پڑ جائے اور اس وقت قرآن
مجید رونق پائے اور عوام مسلمان بازاروں میں کم علم
عیسائیوں کو تکلیف دیے اسبائیکو کوئی نادان ہی
ہنیں قبول کرے گا کیونکہ جو شخص سپر ایمان لایا ہی
اسکا اعتبار جہاں سے اٹھا دے گا اور جاہلون کو
شک میں ڈالے گا وہ تو کافر کا کام ہے آپ خود تعریف کے
مذکور ہو کر اعتبار اٹھا دے ہیں یہ دوسروں کو کہتے ہیں
اعتبار اٹھا دے ہیں کیا قرآن مجید کہیں تمہارے نظر
نہیں پڑا اس میں کس خوبی سے توریت و انجیل کا بیان
کیا اس میں اسکی معجزات کا بیان ہی یا اور کچھ کیا قرآن
اسکو لاریب فیہ یعنی خدا کی کتاب ہونے میں اسکی شہادی
ہی فرماتا ہے یا اور کچھ مگر فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کل
ہے اور سب کتب سماوی اسکے اجزاء ہیں جز کا نام کل کے
ساتھ چلتا ہی کوئی شخص قرآن مجید پر ایمان لایا تو سب پر
ایمان لایا تمام جن دہس کو ضرور ہے کہ قرآن مجید کو ماننا

نہیں تو راہ جہنم کی سب خالین نقطہ باقی آئندہ +

بقیہ کلمۃ الحق

میری ہستی ہو گئی بالکل فنا

ہوں انا اللہ ہوں انا اللہ ہوں انا

یوحنا باب ۵۰ میں اپنی بزرگی نہیں دھونڈتا اور یوحنا باب

۱۱ میں اوس بزرگی کو جو انسان کی طرف سے ہوتے منظور نہیں کرتا

یوحنا اول باب کلام خدا تھا یوحنا ۱۰ باب ۲ میں اور باب

۱۱ یعنی خدا ایک ہوں -

عشق کا جب اس طرح جلوہ ہوا

اوپر ساری شہر کا بلوہ ہوا

یوحنا ۱۲ باب ۱۹ تب فریسیوں نے آپسین کہا تم دیکھتے ہو کہ

تم سے کچھ بن نہیں پڑتا دیکھو کہ ایک عالم اس کا پیرو ہو چلا اور

یوحنا ۱۱ باب ۴۷ و ۴۸ میں ۱۲ باب ۴۷ میں اودھون نے چاہا کہ

اوسے پکڑ لیں پر عوام سے ڈرے کیونکہ وہ اوسے بنی جانتی

تھی یوحنا ۱۲ باب ۳۲ تب فریسیوں اور سردار کاہنوں نے

پیادے بھیجے کہ اوسے پکڑ لیں یوحنا ۱۲ باب ۳۰ -

نکے یہ کلمہ ہر اک ملا می خام

رہتے ملی اور کافر اوس کا نام

میں ۴۷ باب ۴۷ تب سردار کاہن نے اپنے پڑے چار کر

کہا کہ یہ کفر کہہ چکا - رقص ۱۱ باب ۴۷ میں یہ کفر سنا

مستعرب قتل بر او سکی ہوئے

قتل پر اس کے بہت فتویٰ لکھے

یوحنا ۱۱ باب ۵۳ و ۵۴ سو وہ اوسے روز سے آپس میں

مشورت کرنے لگے کہ اوس کو جان سے مارین لوقا ۲۲ باب

میں ۲۴ باب ۲۴ وہ قتل کے لائق ہی یوحنا ۱۱ باب ۱۱ میں شریعت

والے ہیں اور ہمارے شریعت کے مطابق وہ قتل کے لائق ہی

میں ۱۲ باب ۱۲ -

بادشاہ وقت سے جا کر کہا

ب نے یہ مضمور کا بس ماجرا

میں ۲۴ باب ۲۴ میں اوسے باندھ کر باہر لگائے اور بنطوس

پلاطوس حاکم کے حوالہ کیا - لوقا ۲۲ باب ۶۶ عدالت گاہ

میں لائے اور یوحنا ۸ باب ۲۸ - ۳۰ -

اور کہا تو وقت کا سلطان ہی

شرع احمد کا تو پشتیبان ہے

یوحنا ۸ باب ۳۱ میں اوسے کہہ کر وہ نہیں کہہ سکا جان سے مارین

یوحنا ۸ باب ۳۰ اگر یہ بد کردار ہوتا تو ہم اوسے تیرے

حوالہ نہ کرتے یوحنا ۱۱ باب ۱۲ اگر تو اس مرد کو چھوڑ دیتا

ہے تو تو قیصر کا خیر خواہ نہیں -

قتل اس ملحد کا جلدی کر ضرور

ورنہ پیدا ہوئیگی لاکھوں شرور

لوقا ۲۳ باب ۲۳ وہ یہ جیل میں لیکر بیان تک سنا کر ہودی

میں تعلیم دیدے لوگوں کو ابھارتا ہے - لوقا ۲۳ باب

اوس کو صلیب دے صلیب دے -

قتل کرای صاحب اکیل و تخت

ورنہ تجھ پر کار ہو جاوینگی سخت

میں ۲۴ باب ۲۴ میں اوسے صلیب دے -

باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

وہ خلیفہ گرجہ شہنشاہ تھا
سوزش پر عشق کے آگاہ تھا
بہت چلاطوس اون پاس آیا در کھاتم اس مرد پر کیا فریاد کرتے
یہ جو خانہ باب ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

معتقد تھا حالت منصور کا
انگہر میں تھا اوکے جلوہ نور کا
متی ۲۷ باب اوکے جو روئے کھلا بھیجا کہ تو اس راست با
سے کچھ کام نہ کر کہ کوئی نہ کہے آج خواب میں اوکے سینہ بہت
تھک چکا ہے۔ متی ۲۷ باب جب چلاطوس نے دیکھا کہ کچھ نہیں
بڑا بلکہ اور بھی بڑھتا ہوتا ہے تو بانی لیکر عیر کے آگے اپنی بات
دہوی اور کہا میں اس کے تبار کے خون سے پاک ہوں تم جانے

چاہتا تھا وہ کچھ منصور صاف
پر نہ ملانے کیا ہرگز معاف
متی ۲۷ باب چلاطوس نے اون سے کہا ہر ریس کو جو سچ
غزل
منشی جمن لال صاحب عیسائی

جامر لاج پریس واقع معسر بھٹور میں اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

۱۲ غافل کہم سے اس کے بائی جسکا جی چاہے
۱۳ رہے کہنے پکیا ہی آزمائے جسکا جی چاہے
۱۴ کہہ کارون کو مردہ دو کہ عیسیٰ جی اٹھا ہے
۱۵ درجہ کھلا رہتا ہے آئے جسکا جی چاہے

۱۶ مرصیان گنہ کو دوسر فیض مسحاکی
۱۷ ملا قیمت دو اعلیٰ ہے آئے جسکا جی چاہے
۱۸ خزانہ آسمان پر ہی ہمارا کیا کمی ہو
۱۹ تلاش زرین عمر اپنی گنوائے جسکا جی چاہے
۲۰ ہر شے الہی عقل انسانی سے گویا ہر
۲۱ صداقت اسکی نیکن دلیں پائی جسکا جی چاہے

غزل ہتم احسا	۱۲
بجواب منشی جمن لال عیسائی	۱۳
شفیع نس دجائے منو ہر ای جسکا جی چاہے	۱۴
دہکتی آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے	۱۵
کہ جب سر حشرہ للعالمین کا بجلیا ونگا	۱۶
در رحمت کھلا رہتا ہے آئے جسکا جی چاہے	۱۷
محمد قاسم کو شرفیغ روز عشر ہے	۱۸
فرے کہنے پہ کیا ہی آزمائی جسکا جی چاہے	۱۹
مریض مال و زر کو دوسر فیض مسحاکی	۲۰
کہ مشن ہی شفا خانہ در آئے جسکا جی چاہے	۲۱
الہیت کو درجہ سے پر نی تنکیت ہی کو سون	۲۲
صداقت اسکی ای غم ہم سے پائی جسکا جی چاہے	۲۳

منقول اخبارات

قرص

اخبار عالم میں لکھا ہوا کہ اخبار انڈی پینڈ سن میں
 رقم ہے کہ شاہنشاہ فرانس دو لاکھ اٹھاسی ہزار
 پونڈ کے اسٹارنگ کے مقروض تھے اسکے اٹھاسی
 لاکھ اسی ہزار روپیہ موتے میں جو اسباب ساخت
 ملک چین کا اور دوسرا اسباب وغیرہ آرائش ملکیت
 اودن کا پچاس لاکھ سکے مروجہ فرانس کا فروخت ہوا مگر
 زر قرضہ ادا ہوا اسکا اب بقایا کے ادا کو واسطے موتل وچم
 میدان ایوڈی کورس میں شہزادی میتھلڈی
 رہتی تھی نیلام ہو گا شاہنشاہ فرانس کی زر قرضہ میں
 کوہ منت فرانس نے سرکاری خزانہ سے چالیس
 لاکھ روپیہ ادا کیا ہے وہ روپیہ اودن کے اسباب
 جو اسکا جب شاہنشاہ موصوف پیرس واسطی لڑائی
 پر ویشیا کی روانہ ہوئے تو اپنا مہمونی روپیہ جو ان
 واسطی مقرر تھا تین مہینے کا پیشگی لیا تھا اب یہ روپیہ
 وزیر صنعت خزانہ سلطنت فرانس ملک یو چین کے مکان
 واقعہ محلہ ایوڈی ایسی کو فروخت کر کے وصول کر گئے

ناش

اخبار سابق الذکر میں لکھا ہے کہ عرصہ چند ماہ کا گذرا
 کہ مشرق جان ہپ ڈن صاحب ساکن لندن نے
 ایک شخص سے یہ شرط کی تھی کہ زمین کی صورت کو
 نہیں ہے بلکہ محدب یعنی چوٹی ہے اگر میں اسکا ثبوت

۲

اودن تو پانچ ہزار روپیہ لون کا جو کہ اندرونی قواعد
 یہ دعویٰ صاحب موصوف سے ثابت ہوا تو اس
 دوسرے شخص نے پانچ ہزار روپیہ بموجب شرط کی
 وصول کئے صاحب موصوف فی روپیہ تو ادا کر دیا مگر
 بہت سچ اور غصہ ان کے دل میں رہا اس سبب سے
 ایک چوٹی میں الفاظ سخت اور نامناسب لکھ کر اس
 شخص کے پاس بھیج دی جنی روپیہ جیتا تھا اوسنی
 ناش تک عزت اپنی کی بنام صاحب موصوف دیا
 کی یہ مقدمہ ستر کر صاحب کمشنر جباری کے اجلاس
 میں پیش ہوا آخر کار صاحب موصوف نے صدر نے صاحب
 کمشنر سے یہ کہا کہ میں بارہ اخباروں میں تردید اپنے
 مضمون سخت کی جو دعویٰ کی نسبت لکھا ہوا چھپو اودن کا
 اوسوقت مدعی نے اس اقرار پر راضی نامہ داخل کیا

آمدنی

اخبار مرقومہ بالا میں لکھا تھا ہے کہ حکم حاکم بری
 فکٹ پولس کے مشہر پیرس کی جو عروم شماری ہوئی
 تو معلوم کہ اس شہر میں بائیس ہزار پائلو آؤمی ایسے
 ہیں کہ وہ واسطے اپنی اوقات بسر کے ہر روز چٹری
 اور کاغذ روئی اور ہڈی وغیرہ جمع کر کے حب موقع
 فروخت کرتے ہیں اور پچاس ہزار ٹو کری کشیا
 مذکورہ بالا کے جمع کرتے ہیں اور ان کشیا میں گری
 بڑی قیمتی چیزیں نکل آتی ہے چنانچہ بحساب اوسط فی
 ٹو کری پندرہ بیس قیمت کی ہوتی ہے جسکی اس کو کڑی

فقیر خداوند اپنے کرم و ماحاب ہتم مشورہ
 انہار کے خدمت علیا میں گذارش کرتا ہوں کہ آپ کے
 اخبار طبع انوار میں اکثر مذہبی مباحثہ طبع ہوتا ہے کہ جسکے
 بر و مطالعہ سے ناظرین اخبار حق و باطل میں امتیاز
 کرنے میں اغلب ہو کہ مقتضی ہو کون کا ماتھا ہنکتا ہوگا
 کیونکہ چور کے داری میں تنکا مشہور ہے مگر ہکھو مصنف
 مزاجوں سے یقین واثق ہے کہ وہ اس مباحثہ کو نظر
 اصناف سے دیکھتے ہوں گے کیا معنی مثل ہندی مشہور
 ہے کہ پٹا اپنا ہی مگر نیا پرایا ہے یعنی عدل بیگانہ ہی
 اور اگر اس معاملہ کو - طرفین سے کوئی چاہی کہ طوطی
 کرے ہوا مر اہم بلکہ محال ہے کیونکہ یہ شرک اور بدعت
 یونہی چلا آتا ہے اور یوں ہی چلا جائیگا مشر
 بہ چمن یونہی رہیگا پر ہزاروں جانور ۴
 اپنے اپنے بولیاں سب بولکر اڑ جائیں گے
 کیا باعث طبع مختلف اور خیالات جدی جدی ہیں یہ
 تو ناممکن ہے کہ کل عالم کے وہم و خیال میں ایک بات
 سما جائے یا نہ ہو سکتا ہے اور امر بدیہی ہے کہ کوسیا تو
 ایک اور پاگلوا اپنی اپنی سو عقلیں ہوں گے ایک
 راہ ہے مگر پاگلوا کی جدی جدی - روزمرہ دیکھتے
 نہیں ہو کہ جب کسی بات کی کشتی میں چہان باہن ہوتی
 ہے تو ایک بات کمال پر سب مبروں کے دستخط و قلم
 کے ہو جاتی ہیں علی بن القیاس کی بابت ہے کہ وہ لو

جو مذہب ہمام سے گمراہ ہو گئے ہیں راہ راست پر
 آدین لیکن اگر انہیں طمع دنیاوی دامگیر نہ ہو کہ
 فی الحال تو وہ ہمارے بھائی گم گشتہ مشن میں طلب
 و تنخواہ معقول پاتے ہیں اور ان کے بال بچوں کی
 پرورش کا وسیلہ وہی آئندہ ہی مگر یہ بھی عاری دیہول
 دیہول ہی شاید کہ بی طمع ہی بعض ہوں جو نفس کشی اور
 ایمان کے بحر سے پر لوار کے کہال کے طبع بی رہی
 جیتے ہوں کیونکہ نیکو کاری بدیہی گاری خدا ترسی محبت
 یہ صفات جہنم میں وہ مرد کامل ہیں اور یوں ہی
 کہنے کو کوئی مسلمان ہوا تو کیا عیسائی ہوا تو کیا - یہ بات
 کچھ پوشیدہ نہیں ہے ہر ایک انسان کو اپنا مذہب اور
 اپنا حسن اور اپنا بول چال باجہاد کھانی دیتا ہے
 مع کس نگوید کہ دوع میں ترشست است در انحال
 کہ رسول خدا اس جہان میں موجود تھے اور عوام انسان
 مجرمے دیکھتے اور پھر ہی لوگ بدعت اور شرک کی ٹنگی
 میں مبتلا تھے اب تو صرف اللہ ہے اللہ ہے مگر ہر
 زیادہ انوس اور لوگوں پر ہوتا ہے کہ انکی آگے نہ
 سکندری تعصب کے استقدر ہو گئی ہے کہ اوہنوں نے اپنی
 ویند آرا و پیشہ بلکہ اعمال نامہ اس امر کو سمجھ لیا ہے کہ آج
 ہننے بحث اور گفتگو میں فلا نے مولوی کو ہر اولیہ ہے
 مولوی کہے میں نے فلا نے پادی کی کتاب کا سوا لکھا ہے
 اور کارٹی کتب ہونے اس وقت کے منادی میں ٹرکٹ
 ہوا فلا نے صاحب پاشا سامنے لیکر گئی ہمارا بول چال دانا

جلا دیکھو تو یہ معاملہ کیا عقل سے طے ہو گیا یا بغیر عقل سے
اگر ایسا ہوتا تو خدا کیوں حکیموں کو چھوڑ کر جنوں کو
دنیا میں بیٹھا۔ ان باتوں سے فائدہ کیا کہ اگر عیسائی
آنحضرت کو نسبت بی ادبی کرنے اور اوپر بہت سے
حرمین کا طعن کرنے لگے اور مسلمان اوسکو جواب میں
اوسکو موبہ میں شکر دیوی کہ یہاں حضرت داؤد اور سلیمان
کا کیا حال ہے کہ اوسکو گھر میں ہی ہزاروں عورتیں منکوحہ
و غیر منکوحہ داخل تھیں بے عزتی اور بی شرمی نے انکو
یاں ایسا رستہ پایا تھا کہ جسکے بیان سے شرم آتی ہے
حتی کہ یہاں بیویاں بہنوں اور بیٹیوں تک فعل شنیع کا
دریغ نہ کیا۔ مزید برآں حضرت داؤد کہ جتنا زبور گرجوں
میں گایا جاتا ہے اون کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے سپاہی
کے بی بی پر جو نہایت قبول صورت تھی عاشق ہو گئے
جب اونکے قابو کر لیا کوئی داؤد نہ چلا تو اوسکے شوہر کو
قتل کروا کر اوسے اپنی حرم میں داخل کیا الغرض اس
ماجرا کو دیکھ کر ایک بنی اون کے پاس آیا اوسنے اگر
انہیں کہا کہ یا حضرت میں آپکو بڑا عادل اور دانا سمجھتا
آپ سے ایک امر دریافت کیا چاہتا ہوں انہوں نے
کہا وہ کیا ہے وہ بولا کہ ایک شخص امیر ہے اوسکے پاس
ہزاروں بکریاں ہیں اور ایک غریب آدمی کہ سوا ایک
بکری کے اور نہیں رکھتا تھا اوس امیر نے اوسکی وہ بکری
بکری لینے کا لالچ کیا اور کہا کہ تو مجھے یہ بکری دیدی
اوسنے انکار کیا لہذا کہا میرے پاس تو ہزاروں بکریاں

ہیں اور مجہ غریب پاس فقط یہ ایک ہی ہے اوسنے
اس بات کا جواب دیا کہ یہ تیری ایک بکری میرے ہزاروں
بکریوں سے بہتر ہے القصد اوسنے اوسے مار کر وہ بکری
زبردستی چھین لے اب اپنا لینے کہ اوس امیر ظالم کی بہت
ایکایا فتویٰ ہی پسند کر حضرت داؤد نے فرمایا کہ وہ امیر
ظالم واجب التعزیر ہے یعنی سزائی شدید کی لائق ہے
پھر اوس بنی نے کہا وہ تو ہی کہ جسے ایسا کام کیا پھر تو
حضرت داؤد بہت ناوم ہوئے۔ ایسا ہی توریت
حضرت ابراہیم کے نسبت لکھا ہوا ہے کہ اوہنوں نے
اپنی بی بی کے لئے جھوٹ بولا ہزاروں کیا بے شمار
ایسے ایسے باتیں کتابوں میں موجود ہیں ہمارا مطلب
یہ ہے کہ ان باتوں سے فائدہ کیا مثلاً کوئی شخص
اگر اعتراض کرے کہ توریت حضرت موسیٰ کی لکھی
ہوئی ہے اور زبور حضرت داؤد کا ہے اور انجیل
حواریوں نے لکھی ہے اچھا یہ سب ایک تواریخ ہیں جو
زمین پر آدمیوں سے فعل سرزد ہو سکے ہیں وہ انہیں درج
ہیں اور مانا کہ پند و نصائح بھی ہیں اچھا ہوا کریں اور کتاب
میں بھی نصائح بہت ہیں مثلاً گلستان اور گریما اور
صفحت نامہ وغیرہ موجود ہیں پھر الہامی انہیں تصور کرنا کیا
ضروری۔ فرمائیے ان توہمات کا عیسائی کیا جواب دے سکتے
ہیں اری لوگوں کو لکھنے والے آدمی ہیں اور انکو پڑھنے والے اور
تفسیر کرنے والے ہی آدمی ہیں ایسے ایسے باتیں کہنے سنے
بیابان کے گالیان ہیں آدمی میرے بھائیو تعصب کو چھوڑ

اور دشمن کو اپنا زائق نہ سمجھو ذرا غور تو کرو کہ وہ بھی
جیسے خدا سے لوگ ولایت میں من کر آپ ایک ایک
دو روز روزہ رکھ کر اور چندہ کر کے مگور و پیہ بھیجے
میں اور تم وہ ہو کہ جنہوں نے اپنی ہمت کو مار دیا ہے
اور ان کے دست بگر رہتے ہو اکثر سنا جاتا ہے کہ
غلامی مشن تو بہت ہو کی ہے آؤ اوس مشن میں چلین
کیا یہ بھی ایک صیغہ روزی کا سمجھ لیا ہے یا دیکھو میرے
پار و تاب کی کب تک کاغذ کے ناؤ ہے کہ تو بہ کنو و کثوت
اور غر کو ترک کر و میل اور قرآن کی تعلیم پر عمل کرو وہ
امورات کہ جو انسان کے نجات کو تعلق ہیں نہ صرف پڑھو
بلکہ اوپر عمل کرو کیا تم نے انجیل میں پڑھا نہیں ہے اور کسی
یورپین باپوری نے تمہیں سنایا نہیں کہ بہت ہوں گے
جو خداوند خداوند کریں مگر خداوند مسیح کہے گا جاؤ ملو انو
میں تمہیں جانتا نہیں ہوں فریسیوں اور سردار
کاہنوں کے مانند بسنا سلام نہ لو اور غور نہ کرو واللہ
مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے کہ میں وعظ کر کے اپنی
آپ کو کارے کت سمجھوں اور نہ میرا پیشہ یہی ہے مگر
تم دانا ہو خدا اور قیامت اور موت کو حاضر و ناظر جانکر
کام کرو اب میں دعا پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ
خدا تعالیٰ تمہارے دلون کو قوت بخشنے اور تمہیں
دین اسلام کے طرف رجوع کرے اور تمہیں ہمیشہ
کا آرام بخشے آمین فقط

بقیہ مطالب دیکھو درو

اقوال دنیہ از رسوبات فاضل الہی
مقبول بلکہ گاہ علم زلی خباب مولانا
مولوی چراغ علی صاحب نظام العالی
چنانچہ اپنے مقام پر ثابت ہے اور یہ شرط لکھائی
کہ قاعدہ اون مدعیان نبوت کے واسطے ہے کہ جو بعد
ظہور انجیل کے ہوں گے محض ایک مکابرہ ہے اس لئے
کہ یہ کلام مختل النظام نہ موافق اصول نصاریٰ ٹھیک
و درست ہے اور نہ موافق اصول اسلام کے اما الاول
پس یوں کہ بقول حکم غلطیہ بے سند و متنب
سلسلہ کی کسی سچے بنی کا بعد ظہور انجیل کے
آئینا انتظار و امید نہیں پس یہ قاعدہ مقرر کرنا
مضول و بحث ہے اما علی الثانی پس اس بہت کر
کہ ہم اوس قاعدہ کو قطعی غلط و مستلزم دور و بدیہی
البطلان جانتے ہیں اوسے ایک قاعدہ عقیدہ یعنی
ظہور البعوت علی من ائی النبوة کو واسطے تصدیق
و ثبوت نبوت کے کہ جسے اکثر نبیوں کے ہی نبوت
ثابت ہوتی آئی ہے کافی و دافی جانتے ہیں اور مختصر
قبل اور بعد ظہور انجیل کے بیجا ہی بلکہ مسیح علیہ السلام
ایک نبی ہیں انبیاء سابقین سے اور انجیل ایک کتاب
ہے صحف اولین سے لا تفرق بینہما احد اور نیز
اسی یہ لازم آتا ہے کہ جو ہر کس و نا کس موافق انجیل کے
کچھ باتیں جمع کر کے دعویٰ نبوت کرے بنی صادق
ہو جاوے اور پاوی صاحب کو اسکی نبوت تصدیق

اور یہ شرط لکھائی
کہ قاعدہ اون مدعیان نبوت کے واسطے ہے کہ جو بعد
ظہور انجیل کے ہوں گے محض ایک مکابرہ ہے اس لئے
کہ یہ کلام مختل النظام نہ موافق اصول نصاریٰ ٹھیک
و درست ہے اور نہ موافق اصول اسلام کے اما الاول
پس یوں کہ بقول حکم غلطیہ بے سند و متنب
سلسلہ کی کسی سچے بنی کا بعد ظہور انجیل کے
آئینا انتظار و امید نہیں پس یہ قاعدہ مقرر کرنا
مضول و بحث ہے اما علی الثانی پس اس بہت کر
کہ ہم اوس قاعدہ کو قطعی غلط و مستلزم دور و بدیہی
البطلان جانتے ہیں اوسے ایک قاعدہ عقیدہ یعنی
ظہور البعوت علی من ائی النبوة کو واسطے تصدیق
و ثبوت نبوت کے کہ جسے اکثر نبیوں کے ہی نبوت
ثابت ہوتی آئی ہے کافی و دافی جانتے ہیں اور مختصر
قبل اور بعد ظہور انجیل کے بیجا ہی بلکہ مسیح علیہ السلام
ایک نبی ہیں انبیاء سابقین سے اور انجیل ایک کتاب
ہے صحف اولین سے لا تفرق بینہما احد اور نیز
اسی یہ لازم آتا ہے کہ جو ہر کس و نا کس موافق انجیل کے
کچھ باتیں جمع کر کے دعویٰ نبوت کرے بنی صادق
ہو جاوے اور پاوی صاحب کو اسکی نبوت تصدیق

مکمل

کرنی پڑی اور اہلکار مجاہد کی کہ ضرورت نہیں بلکہ
بہر ایسا دوا خراج سیمون کا نفس بے اصل ہے اور
غرض اس سے انکار بنوے آنحضرت ہی یعنی اول تو انکا
ظہور معجزات کریں اور جب وہ ثابت ہو دیں تو یہ
عند پیش کریں جیسا کہ صاحب میزان الحق نے کیا ہے
ان اللہ لا یہدی کیدا الخائنین الغرض یہ
دونوں امر باطل ہو گئے اور ثابت ہوا کہ تصدیق
بنوت کے لئے ظہور معجزہ دلیل کافی ہے پس اس دلیل
آنحضرت کی بنوت پر بیان کی جاتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ
بنوت بنوت کا شمس فی نصف النهار اور امر حق کا نور
علی شامق الطور ثابت و منجلی ہو جاوے گا وباللہ التوفیق
ومن الاستقامة فی البدایہ والنہایہ —
اسمیں شک نہیں کہ آنحضرت نے دعویٰ بنوت کا
زمانے مطابق اپنے دعوے کے معجزات کثیرہ و خوارق
عادات شہیرہ ظاہر کئے اور جو شخص بر طبق اپنے
دعویٰ معجزہ ظاہر کرے وہ بلاشبہ سچا نہیں ہے۔
آنحوند علیہ الرحمۃ حق الیقین میں فرماتے ہیں دلیل
پیغمبری آنحضرت آنت کہ دعویٰ و معجزات باہرہ
بسیار بر طبق دعویٰ خود ظاہر ساخت و مرد و متواتر
است اما دعویٰ پیغمبری پس ہمہ ارباب سئل و محققانہ
کہ او دعویٰ پیغمبری نمود اما معجزہ پس معجزات آنحضرت
زیادہ از حد و احصاء است بلکہ جمیع اقوال و افعال
و اخلاق آنحضرت معجزہ بود و معجزات آن حضرت

۴۱ دو نوع است اول قرآن مجید است و ان متواتر ترین
معجزات آنحضرت است کہ تار و ز قیامت باقیست انہو
اور تحقق طوسی علیہ الرحمۃ تحریر بدین فرماتے ہیں و ظہور
المعجزة القرآن و غیر ما مع اقتران دعواہ بنیانا محمدیہ
علی بنوۃ و التحدی مع الامتناع و توفیر الدواعی بدل
علی الامحاز انہتی اور علامہ قوشچی نے اس قول کی
شرح میں کہا ہے یعنی ان بنیانا محمدیہ ادعیٰ البنوۃ و
اقرن بدعواہ ظہور المعجزة و کل من کان کذ لک کان
بینا کما بینا انفا اما ان ادعیٰ البنوۃ فلمواتر اما ان ظہور
المعجزة فلا زاتی بالقرآن و ہو معجزة اما ان اتی بالقول
فلمواتر و اما ان معجزة فلا نہ تحدی بہ و ادعا الی الیک
سورة من مثل مصارع البلاء و الفصحاء من العرب
العرباء مع کثرہم کثرة المال و بنا و شہرہم بنیانیہ
العصیۃ و الحمیۃ الجاہلیۃ و تھا لکم علی المہمات فجز و انہو
آثر و مقارنہ بالسیوف علی المعارضۃ
بالحروف و العلم بجمیع ذلک قطعی کما سر المعادات
لا یقدح فیہا الاحتمال اہم ترکو المعارضۃ مع القدرۃ
علیہا او عارضوا لم یثقل الینا لما نفع کمد المبالا
و قلة الالتقاء ہو الاستحالة بالمہمات و الی ہذا المعنی
اشارہ قولہ و التحدی مع الامتناع و توفیر الدواعی بدل
علی الامحاز انہتی۔ اور مولانا باقر مجلسی کتاب عین الخیر
میں فرماتے ہیں و از جملہ معجزات آنحضرت قرآن مجید است
زیرا کہ بتواتر معلوم شدہ کہ آنحضرت قرآن را بر طبق

دعوی نبوت خود معجزہ آور دہست و جمیع مضامین و
بنیادی قبایل عرب و باطنیہ از ریگ بیابان جبریل و
تکلیف نمودند کہ در برابر ایک سورہ کو چک از سورہی
زان سورہ بیاورید کہ در فصاحت و بلاغت مثل
ان باشد و با وفور جماعت و کثرت ایشان و شدہ
عداوت و محبت و کفر یکہ داشتند چندانکہ سعی کردند
چیزی نتوانستند آورد و ہمہ اعتراف بجز کردند و مقابلہ
و کشہ شدن تن در دادند و باین امر اتیان نکردند
با اینکه در آن زمان فصاحت و بلاغت پیشہ ایشان
بود و مدار ایشان بر خطب و اشعار بنود فقط باقی آید

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۹

شمس الاخبار ہمارا خداوند مسیح ایسا نہ تھا جب
کبھی خوشی کی حاجت ہوئی فوراً دعا مانگ کر ہزاروں
بھوکوں کو گوشت روٹی غیب سے کھلاتا تھا ہتھوڑی
چیز کو برکت دیکر دو آدمیوں کی خوراک ہزاروں
محتاجوں کے لئے کفایت کرتا تھا مشور محمدی ۲
مردی تو یہ ہتی نہ مانگ کھائے نہ منگو کھائی بلکہ
اپنی محنت و مشقت کا کھائے سچ ہی کہ حضرت عیسیٰ
کے لوگ کب اپنے جان عزیز کو لٹا کر کچھ مال پیدا کی
اور کھائے بلکہ اپنی گنت مین رہتے جب بھوک
ہوئی حضرت عیسیٰ سے جا کے بولتے اور منگو کھاتے
یہ بھی کچھ فضیلت ہی بلکہ یہ تو بڑی رذیلیت ہے
حضرت عیسیٰ تو خدائی مجسم تھے و عاکس سے مانگتے

ایا آپ ہی دعوی آپ ہی مدعو تھے آپ تو حاضر تحریف
سے روٹی کھلاتے تھے سو کیا بات آپ دعا کرنے والے
تھے خدا برکت دینے والا تھا پہر ہتھوڑی چیز کو برکت
دیتے تھے لکھے سو کیا بات یا اللہ اس طرح کی سحر و
لوک قری لو جید کو کس طرح مانگتے شمس الاخبار
محمد صاحب نے بھی دھوکے سے قرآن میں آسمانی خواجہ
بیان کیا ہی کہ مسیح بوقت حاجت آسمان سے خواجہ
آتا رہتا تھا اگر ایسا ہی تو زیادہ تر مسلمانوں کو لازم ہو
کہ مسیح کی الوہیت کے قابل ہوں کیونکہ آسمانی جزئی
پر خدا نے دنیا میں کسی کو اختیار نہیں بخشا ایسی تعذیب
خاص اسکی ذات پر منحصر ہیں یا مثلاً موسیٰ کی قوم کو لٹو
چالیں برس تک میں دلوئی آسمان سے نازل ہوتا
رہا مشور محمدی جب تم کہے سرور عالم قرآن مجید
میں دھوکے سے آسمانی خواجے کا بیان کیا ہی ار
سے معلوم ہوا کہ وہ آسمانی خواجہ اترنا جہو تھو ہے
اسکی کچھ اصل نہیں جب تم شیل چھو تھو ہے تو مثل
یعنی یہ کہنا کہ ہمارا خداوند فوراً دعا مانگ کر ہزاروں
بھوکوں کو گوشت روٹی غیب سے کھلاتا تھا ہتھوڑی
چیز کو برکت دیکر دو آدمیوں کی خوراک ہزاروں
محتاجوں کے لئے کفایت کرتا تھا یہ بھی جھوٹ ہوا
سرور عالم کی شان میں دکھ کچھ کی نسبت کئے سو
کون دھوکھا دیا اور کس شخص سے دھوکھا کھائے
اسکا بیان ضرور اور بھی کا لفظ جو عطف کیواسطی

جسکا ترجمہ عربی میں ایسا ہے کہ کون ہر اس کا بیان
بجائے ضرورہ جو کہ قرآن میں مذکور ہے کہ مسجد بوقت
حاجت آسمان سے خرابی آتا تھا قرآن مجید میں
اس طرح کہیں مذکور نہیں بلکہ اس طرح مذکور ہے اذ قال
الموذن یونیا عیسیٰ بن مریم هل یطیع ربک
ان ینزل علینا مائدۃ من السماء قال القوا
اللہ انکم موحین یعنی جب کہے حواریوں نے
ای عیسیٰ مریم کے فرزند کیا اتنا سختی ترار ہم ایک
خوان آسمان سے کہا ڈرو اللہ سے اگر تم کو ایمان ہے
ذرا یہاں خیال کرو اگر فرغ گر سنگی کی واسطے چاہے
تھے تو اللہ سے ڈرو کہ حضرت عیسیٰ کس واسطے
فرماتے تھے پھر اس ڈرو کے جواب میں حواریوں
اس طرح کیوں کہتے ہو قالوا نریدا ان ناکل
منہا و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا
و نکون علیہا من الشاہدین یعنی کہ ہم چاہتے
ہیں کہ ہم اُس سے کچھ کھاویں یعنی تبرکاً حاجت
اور ہمارے دلان آرام لیوں یعنی بالفہام علم عیسیٰ
بادانش بیانی یعنی ہمارا مشاہد علم استدلالی
کے ساتھ جمع ہووے اور ہم جانیں کہ تو ہم سے
سچ کہا یعنی جو اللہ سے مانگو آرزائی فرما دیگا اور آپ
ہم گواہ ہوں جب لوگ ہم سے گواہی طلب کرو قال
عیسیٰ بن مریم اللہم ربنا انزل علینا مائدۃ
من السماء تكون لنا عیداً ولنا و اخرنا

وایتہ منک وامنہا وامنہا وامنہا وامنہا
قال اللہ انی منزلہا علیکم فمن یؤمن
منکم فانی اعذبہ عذاباً لا اعدیہ احد
من العالمین کہے عیسیٰ ابن مریم ای ہمارے خداوند
ای ہمارے پروردگار اتنا ہم پر ایک خوان آسمان سے
کہہ دو کہ وہ خوان ہمارے لئے عید یعنی ہمارے زمانوں
کے لئے اور ہمارے پسینوں کے لئے اور ایک نشان تیری
طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو بہتر روزی دے
والا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ مقررین اتنا یہ خوان ہم پر
پھر جو شخص منکر ہووے اسکے پیچھے تم میں سے تو میں
او سکے عذاب کرو لگا ایسا عذاب کہ کسی کو عالموں میں سے
نکرو لگا اچھا اصل اس آیت شریف میں بوقت حاجت
آسمان سے خواجے آتا تھا کہ کے مذکور نہیں جہاں
لوگوں کی سمجھ قرآن مجید کے دریافت میں ایسی ہے تو
اوج کتابوں کی سمجھ کو بھی اس پر قیاس کر سکتے ہیں کیا
کچھ تغیر و تبدل کر کے نہیں لکھتے ہوں گے۔ بات آئندہ

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین اور باوجودیکہ اسکی تصنیف کو
چودہ برس کا عرصہ گزرا تو بھی بہت سے معتبر شہاد
اہل اسلام میں سے جہنوں نے چشم خود اسکی تصنیف
کا حال دیکھا ہے اب تک زندہ موجود ہیں جناب مخدوم
کریم الدین صاحب مولوی محمد مظہر صاحب مولوی ابوالحسن
صاحب حافظ عبد اللہ صاحب منشی قمر الدین صاحب غفر

ذی حجت یا شخص خوب جاننے ہیں کہ ڈاکٹر وزیر خان نے
اس کتاب کو کہاں کہاں سے اور کیسے دیکھے اعتراض میں
کر کے لکھا ہی منشور محمدی کیا چودہ برس کا عرصہ سو
برس کا عرصہ ہی اس عرصے میں بس مر جانے کی عادت ہی
ڈاکٹر وزیر خان جہاں جہاں سے لیا ہی اور جو اعتراض
کیا ہی حق لیا ہی حق کیا ہی یا باطل آدمی حق پر نظر کیا جائے
نہ کہاں کہاں پر اگر تمہارا مطلب کہاں کہاں سے اور
کیسے کیسے اعتراض جمع کرنے سے یہ ہو کہ نہیں لینے کے
جگہوں سے لیا ہی اور نہیں کر نیکے اعتراض کیا ہی تو اتنی
مولوی لوگ اس ایک پر غالب اگر کیوں اس بات کے
اس سے مانع ہوں ہے جب مانع ہوں تو لینے کی جگہ
سے لیا ہی اور کر نیکے اعتراض کیا ہی ہدایت المسلمین
باعث اس اعجاز عیسوی کی تصنیف کا یہ ہوا تھا کہ جب صاحب
پادری فنڈر صاحب نے اکر بیان کیا کہ دین محمدی خدا کی
طرف سے عین ہے اور محمد صاحب ہرگز خدا کے بنی نہ تھے
منشور محمدی کوئی غرودی دین ابراہیمی کو اور
کوئی فرعونی دین موسوی کو اور کوئی یہودی دین عیسیٰ
کو اس طرح کوئی عیسوی خواہ پادری فنڈر صاحب ہو
یا اور کوئی دین محمدی کو خدا کے طرف سے نہیں ہی
کے اور حضرت ابراہیم کو اور حضرت موسیٰ کو اور حضرت
عیسے کو اس طرح سرور انبیا حضرت محمد مصطفیٰ کو ہرگز بنی
نہ تھے کہے تو ان منکروں کا کہنا بھی کچھ اعتبار کے
لائق ہی فنڈر صاحب کیا آدمی ہیں اور انکی کتنی عقل

۹

ہر سوا دن کی میزان الحق سے ظاہر ہے چنانچہ اس
کو جواب سے انکی عقل کا مقدار معلوم ہو جاوے گا خواہ مخواہ
پادری غلام الدین صاحب ان کی باگمو بھی کچھ چیز سمجھیں
کیا کر نیکے سب ویسے ہی عقل والے ہیں ہدایت المسلمین
اس وقت ان مولویوں کو ہدایت فکر عیسوی کہ آپ
بالکل علمی کھل گئی بہت لوگ عیسائی ہو جاوے تھے فنڈر
صاحب فی میزان الحق میں دین محمدی کی جرکات وی
منشور محمدی برسبیل تسلیم اگر مولویوں کو فکر عیسوی
ہتی سو سو سو کو آؤد سے دور کرنے کی ہو ہی علمی
کھلی نیکی اور بہت لوگ عیسائی ہو جائیں گی اور جرکات
دینے کی بات فقط تمہارا خیال ہو نہ ان بزرگوں کی فکر
اگر علمی کھل گئی تھی تو بہت لوگ کیوں عیسوی ہوں
اور جرأت تک کیا سبب باقی ہے ہدایت المسلمین
اگرچہ مولوی آل حسن کے کتاب ہفت را اور مولوی محمد
نے ازالۃ الامام تصنیف کی تھی مسلمان لوگ پادری
صاحب کی کتاب پر فتیاب ہوں گے منشور محمدی
مسلمان لوگ پادری کی کتاب پر فتیاب ہوں گے
کہنا ایسا ہی جیسا کسی نے کہا اگر اتو گرامو چون کو مٹی
نگلی الحمد للہ اس طرح فتیاب ہو کر کسی کی طاقت کہ اس
بات میں کچھ کہہ سکے ہدایت المسلمین اس لئے
ڈاکٹر وزیر خان نے ارادہ کیا کہ میں اگرچہ محمدی رستہ
اور اسکے معجزات وغیرہ کو ثابت نہیں کر سکتا منشور
محمدی ارادے کا مفعول کہ میں اگرچہ محمدی رستہ